AL-MUSHAHADAT
A TRUSTED SPIRITUAL CURE CENTER

مرزا کے اعلیٰ حضرت پر لگائے فتوٰے کا ردِ بلیغ

بنام

قہرِ عَلّام بر مرزا جہلمی بے لگام

- اعلیٰ حضرت کی جس بات پر فتویٰ لگا کیا وہ بات ثابت ہے؟
- مرزا کا فتویٰ در حقیقت حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر ہے۔
- کیا جانور اللہ کی نافرمانی کرتے ہیں؟
- کیا دیگر مخلوقات معصوم ہیں؟

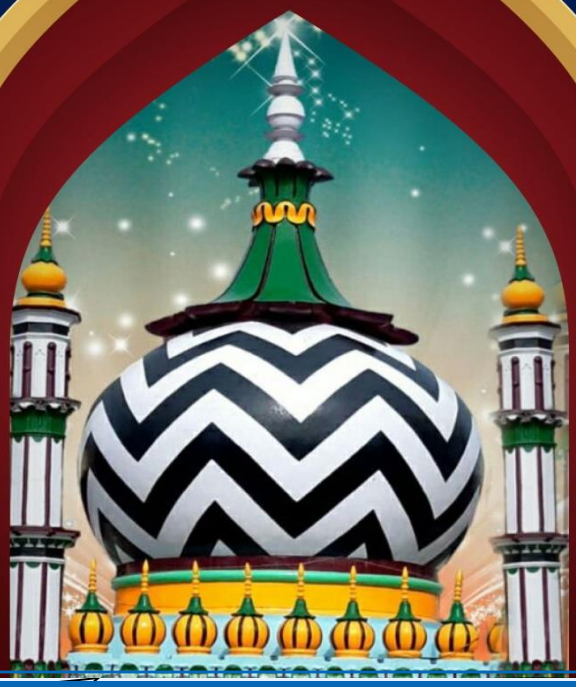

ابو المناظر پیر
سید مفتی مشاہد حسین شاہ
کاظمی مشہدی موسوی دامت برکاتہم العالیہ
muftimushahid

فہرست

نمبر شمار		صفحہ نمبر
1	ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت میں مرزا کے بقول کفریہ عبارت کا سوال	03
2	مرزا کے اس کفریہ حکم کا منہ توڑ جواب	04
3	اعلیٰ حضرت کے ملفوظات کی یہ عبارت کن کن کتب میں موجود ہے؟	05
4	کسی کو بلاوجہ کافر کہنے سے وہ کفر کا حکم اپنی طرف لوٹتا ہے۔(صحیح بخاری)	08
5	بزرگانِ دین پر لعن طعن کرنا کس کا کام ہے؟	09
6	قیامت کی ایک عجیب نشانی، کیا وہ پوری بھی ہوئی؟	09
7	شمالی ہوا کو اللہ جل وعلا نے براہِ راست حکم فرمایا؟ یا کسی کے ذریعے سے؟	10
8	ہوا پر خدائے احکم الحاکمین کا حکم چلا نہیں؟ یا اُس نے مانا نہیں؟ اس میں فرق کیا ہے؟	11
9	مرزا جہلمی کا نکالا ہوا نتیجہ کہاں کہاں تک جائے گا؟	12
10	مرزا کی طرف سے کیے گئے ایک اعتراض کا علمی و دندان شکن جواب	13
11	کیا جن وانس کے علاوہ دیگر مخلوقات اللہ جل وعلا کی نافرمانی کر سکتیں ہیں؟	14
12	گرگٹ کو نافرمانی کی کیا سزا ملی؟	14
13	اُحد پہاڑ کو حبِ رسول کی کیا جزا ملی؟ نیز عیر پہاڑ کو بغضِ رسول کی کیا سزا ملی؟	15
14	درخت، چرند پرند کو اُن کی تسبیح ضائع کرنے کی کیا سزا ملتی ہے؟	16
15	بے سینگی بکری کا سینگ والی بکری سے بدلہ اور کوّے کی نافرمانی اور سزا	17
16	FIA اور متعلقہ اداروں سے مرزا کے خلاف اپیل	20
17	آخر میں پاکستان کے کئی معتبر مفتیان کرام و علمائے کرام کی تصدیقات	22
18	اُستاد العلماء مفتی صدیق ہزاری صاحب اور مفتی عارف محمود معطر قادری صاحب کے تاثرات	24/22
19	اُستاذی المکرم مفتی صداقت صاحب اور مفتی اخلاق صاحب کے تاثرات	28/26
20	مفتی حامد رضا مصطفائی صاحب اور مفتی اہلسنت مفتی نعیم صاحب کے تاثرات	33/31
21	مناظر اسلام سید مزمل عمر شاہ کاظمی صاحب اور سید ذوالفقار شاہ صاحب گیلانی کے تاثرات	39/36

فتوی: مرزا کے اعلیٰ حضرت پر لگائے فتوی کا ردِ بلیغ

بنام

قہرِ عَلَّام بر مرزا جہلمی بے لگام

الاستفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ "**ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت**" کے صفحہ نمبر 531 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ میں ایک عبارت ہے کہ "جب مجمع ہوا کفار کا مدینہ طیبہ پر، کہ اسلام کا قلع قمع کر دیں (غزوہ اَحزاب کا واقعہ ہے) رب جل وعلا نے مدد فرمانا چاہی اپنے حبیب کی، شمالی ہوا کو حکم ہوا، جا اور کافروں کو نیست و نابود کر دے۔ اُس نے کہا: "اَلْحَلَائِلُ لَایَخْرُجْنَ بِاللَّیْلِ فَاَعْقَمَهَا اللّٰهُ تَعَالٰی" (بیبیاں رات کو باہر نہیں نکلتیں، تو اللہ جل وعلا نے اُس کو بانجھ کر دیا۔) اسی وجہ سے شمالی ہوا سے کبھی پانی نہیں برستا پھر صَبا (یعنی مشرقی ہوا) سے فرمایا: "فَقَالَتْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا" (تو اس نے عرض کیا ہم نے سنا اور اطاعت کی۔) وہ گئی اور کفار کو برباد کرنا شروع کیا۔" اس پر انجینئر محمد علی مرزا نے یہ اعتراض کیا ہے کہ امام احمد رضا خان نے یہ بات کیسے کہہ دی؟ ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ جل وعلا کا حکم "**ہوا**" پر نہ چلے، حالانکہ جن وانس کے علاوہ دیگر مخلوقات اللہ جل وعلا کی نافرمانی کرتی ہی نہیں؟ پھر مرزا کہنے لگا کہ یہ کہنا کہ ہوا پر اللہ کا حکم نہیں چلا یہ اللہ جل وعلا کو عاجز ثابت کرنا ہے اور یہ کفر ہے میں امام احمد رضا پر کفر کا فتوی تو نہیں لگاتا لیکن میں نے آپ کو بتا دیا اب آپ خود انصاف کریں۔ کیا انجینئر کی یہ بات درست ہے؟

سائل: اشتیاق، لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مذکورہ اعتراض کی تین شقیں بن گئیں:

﴿1﴾ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے یہ بات کیسے کہہ دی؟

﴿2﴾ مذکورہ واقعہ سے لازم آیا کہ اللہ جل وعلا کا ہوا پر حکم نہیں چلا اور اللہ عاجز ثابت ہوا۔ (معاذ اللہ)

﴿3﴾ جن وانس کے علاوہ دیگر مخلوقات اللہ جل وعلا کی نافرمانی کر ہی نہیں سکتیں۔

اب بالترتیب اِن کے جوابات ملاحظہ فرمائیں۔

سب سے پہلے تو یہ بات ذہن نشین رہے کہ انجینئر مرزا کو بالکل سرے سے عربی آتی ہی نہیں، اِسی لیے وہ اپنی کسی بھی ویڈیو میں خالص عربی عبارت والی کتاب سے خالص عربی عبارت نہیں پڑھتا اور نہ عربی سیکھنے کی کوشش کرتا ہے کہ جس گاؤں جانا نہیں اُس کا راستہ کیا پوچھنا؟ اور جہاں کہیں کسی ویڈیو میں اِس بیچارے نے عربی عبارت پڑھنے کی ناکام کوشش کی وہاں بھی اِس کو منہ کی کھانی پڑی اور علمائے کرام نے اِس کی عربی گرائمر کی کئی کئی اغلاط نکال کر اِس کے سامنے رکھ دیں۔ اِسی بیماری کے چلتے اِس نے سیدی وسندی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے وفات کے بعد جمع شدہ ملفوظات کی ایک اُردو کتاب اُٹھائی اور ہیرو بننے نکل پڑا اور جب سوال میں مذکور صفحہ نمبر 531 والی عبارت پر پہنچا تو اِس نے دیکھا کہ اعلیٰ حضرت کے اِس ملفوظ میں کوئی حوالہ نہیں ہے تو لازماً یہ اِنہوں نے اپنی طرف سے بات کی ہو گی، چلو اِسی پر اپنے ہاتھ صاف کر لیتا ہوں۔ **میں مرزا سے یہ کہنا چاہوں گا:** کہ **مرزا!!!** اگر یہاں حوالہ ہوتا تب بھی

تمہارے پلے کچھ نہیں پڑنا تھا کیونکہ وہ حوالہ عربی کتب کا ہونا تھا جن سے تمہاری جان جاتی ہے، اور تمہاری یہ غلط فہمی کہ اعلیٰ حضرت نے اپنے سے بات کی ہو گی اِس لیے ہے کیونکہ تم نے یقیناً اعلیٰ حضرت کا خود کا لکھا ہوا شاہکار، بے مثل و بے مثال، مخیر العقول، معرکۃ الآرا، دلائل و براہین کا انّبار، علوم و فنون کا سمندرِ بے کنار فتاوی بنام "**العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ**" نہیں پڑھا... او معذرت... پڑھ بھی کیسے سکتے ہو؟؟؟ کہ اِس میں تو سیدی وسندی اعلیٰ حضرت کی استعمال کردہ اُردو ہی اِتنی دقیق و مشکل الفاظ پر مشتمل ہے کہ اچھے خاصے عربی و اُردو فاضل کو بھی پڑھنے اور محقق مفتی کو سمجھنے میں شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ جاتا ہے چہ جائے کہ وہ فقط پڑھ پائے جس کی اپنی اُردو بھی صحیح نہیں اور عربی سے تو سخت الرجی (Allergy) ہے، فتاوی رضویہ کو سمجھنا؟؟؟ وہ تو رہنے ہی دو، اِسی لیے مرزا آج تک **فتاوی رضویہ** پر کوئی کام کا اعتراض کر ہی نہیں پایا اور نہ قیامت تک کر پائے گا اور جو کرتا ہے وہ بھی سن سنا کر جس کو ہذیان سے زیادہ کوئی لفظی ایوارڈ نہیں دیا جا سکتا۔ المختصر اگر مرزا نے اعلیٰ حضرت کو پڑھ کر سمجھا ہوتا تو اِس کو آمس و شمس کی طرح معلوم ہوتا کہ **احمد رضا جو بات کرتا ہے اُس کے پیچھے دلائل کا سمندر موجزن ہوتا ہے**، لیکن مرزا کی شامت لکھی تھی کہ گیدڑ کی موت آئے تو وہ شہر کو رُخ کرتا ہے کے مصداق اِس نے بھی ملفوظات کی مذکورہ عبارت کو بے حوالہ پا کر اِس پر اعتراضات کی اندھا دھند فائرنگ کر دی تاکہ یہ بھولی بھالی عوام سیدی اعلیٰ حضرت سے بد ظن اور آپ کے دامنِ حق پرست کو چھوڑ کر اِس شعبدہ باز کے دامنِ تزویر میں جا پھنسیں، ہر دور میں ایسے بد بخت اُٹھے جنہوں نے اعلیٰ حضرت کے افکار و نظریات جو کہ حقیقی دین کے افکار و نظریات ہیں کو مٹانے اُن کو دبانے کی ناکام کوششیں کیں، لیکن جسے رب رکھے اُسے کون چکھے؟؟؟ اور مٹ گئے، مٹتے ہیں، مٹ جائیں گے اعداء تیرے:: نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا کے مصداق احمد رضا کل بھی زندہ تھا احمد رضا آج بھی زندہ ہے اور چرخِ اسلام میں زندہ رہے گا۔ ان شاء اللہ تعالی

﴿1﴾ پہلی شق کا جواب: اب مرزا کی بد بختی کی معراج دیکھیں کہ غزوہ احزاب کے اختتام کا مذکورہ واقعہ امامِ اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے اپنی طرف سے بیان نہیں فرمایا بلکہ یہ واقعہ مفسرِ قرآن، دعائے رسول، جگر گوشۂ عباس، اخی الرسول، فناء فی الرسول، عظیم صحابی رسول، مجتہدِ اعظم، حضرت **عبداللہ بن عباس** رضی اللہ تعالی عنہما کی روایت ہے، جس کو کئی علماء، محدثین اور مفسرین نے اپنی اپنی کتبِ معتبرہ میں نقل فرمایا اور نہ صرف نقل فرمایا بلکہ اِس کو ثابت بھی رکھا ہے۔

اُن چند کتب کے اسماءِ گرامی درج ذیل ہیں:

(1) امام ترمذی نے اپنی کتاب "العلل الکبیر" جلد 1، صفحہ 380 مطبوعہ بیروت میں

(2) محدثِ کبیر امام جلال الدین سیوطی شافعی نے اپنی تفسیر "الدر المنثور" جلد 6، صفحہ 573 میں

(3) اور امام سیوطی نے ہی اپنی دوسری کتاب "الخصائص الکبری" جلد 1، صفحہ 380، مطبوعہ بیروت میں

(4) ابو جعفر محمد بن جریر طبری نے اپنی "تفسیر طبری" جلد 20، صفحہ 214، مطبوعہ بیروت میں

(5) امام ابو محمد حسین بغوی نے اپنی تفسیر "تفسیر بغوی" جلد 3، صفحہ 611، مطبوعہ بیروت میں

(6) علامہ علاء الدین علی بن محمد المعروف خازن نے اپنی "تفسیر خازن" جلد 3، صفحہ 411، مطبوعہ بیروت میں

(7) ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر قرشی بصری نے اپنی "تفسیر ابن کثیر" جلد 6، صفحہ 344 میں

(8) صاحبِ تفسیر ابن کثیر اپنی دوسری کتاب "البدایۃ والنہایۃ" جلد 9، صفحہ 327 مطبوعہ بیروت میں

(9) ابو الحسن نور الدین علی ہیثمی نے اپنی کتاب "مجمع الزوائد ومنبع الفوائد" جلد 6، صفحہ 66 میں

(10) اور علامہ ہیثمی ہی نے اسی کتاب کے صفحہ نمبر 139 مطبوعہ بیروت میں

(11)علامہ محمد بن یوسف صالحی شامی نے اپنی کتاب "سبل الھدی والرشاد" جلد4 صفحہ386 میں

(12)اور اسی کتاب کی جلد 10، صفحہ 316 مطبوعہ بیروت میں

(13)اور شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیھم اجمعین الی یوم الدین نے اپنی کتاب "مدارج النبوۃ" جلد2، صفحہ 225، مطبوعہ ضیاء القرآن، لاہور میں ذکر کیا ہے۔

تو یہ اعتراض بے جا و بے معنی ہوا کہ **"یہ بات امام احمد رضا خان نے کیسے کہہ دی؟"** اور دوسرا یہ کہ یہ بات مرزا جہلمی کے منہ پر زوردار طمانچہ ہے کہ پہلا حوالہ اُس عظیم ہستی، اُس عظیم محدث کا ہے جس کی حدیث کی کتاب "**جامع ترمذی**" مرزا اپنے آگے رکھ کر بڑے زور و شور سے اُس کے حوالے دیتا اور عوام کو اُلوّ بنانے کی کوشش کرتا رہتا ہے، اب اِس کو یہ حق بھی نہیں رہا کہ یہ جامع ترمذی کی روایت کو پیش کرے کیونکہ اِس کے اِسی فتوی کے مطابق تو امام ترمذی بھی یہ کفریہ عبارت اپنی کتاب میں نقل کر کے معاذ اللہ دائرہ اسلام سے خارج ہو گئے تو اُن کی کسی کتاب کا کیا اعتبار؟؟؟

قارئین حضرات یہاں بنظرِ انصاف اندازہ لگائیں کہ سیدی وسندی اعلیٰ حضرت کی مذکورہ عبارت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنھما کی روایت نکلی اور اِس کو متعدد علماء، محدثین و مفسرین نے اپنی اپنی کتب میں نقل بھی فرمایا ہوا ہے اِس کے باوجود یتیم العلم مرزا جہلمی نے اِس بات کو کفر تک پہنچا دیا۔ (معاذ اللہ) کیونکہ اِسے بزرگانِ دین رحمھم اللہ المبین پر اعتراض و تنقید کرنے کا کوئی خاص قسم کا نشہ ہے کہ یہ اُن کی سرسری بات پڑھ کر اُس پر اپنے ناقص علم و عقل سے اعتراضات کرنا شروع کر دیتا ہے اور اُس بات کو کفر تک پہنچا دیتا ہے، یہ بھی نہیں دیکھتا کہ یہ اُن کا اپنا قول ہے یا نہیں؟؟؟ یا پھر اُن بزرگوں نے یہ بات

کس آیت؟ کس حدیث؟ یا کس صحابیِ رسول کے قول کے تحت کی ہے؟ اگر اپنا قول بھی ہے تو بزرگانِ دین کی بات میں اَحسن پہلو نکال کر اُن کی بات کو اَحسن محمل پر محمول کرنا چاہیے کہ ہمیں حکم ہے کہ ہم مسلمانوں پر اچھا گمان رکھیں، اللہ تبارک و تعالیٰ سورہ نور آیت نمبر 12 میں فرماتا ہے: ''لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا وَّ قَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ'' ترجمہ: ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب تم نے یہ بہتان سنا تو مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اپنوں پر نیک گمان کرتے اور کہتے یہ کھلا بہتان ہے۔'' نہ کہ اُس بات کو کھینچ تان کر کفر تک پہنچانا چاہیے، (معاذ اللہ) لیکن مرزا نے اِس کام کو اپنا مرغوب مشغلہ بنایا ہوا ہے کبھی داتا علی ہجویری پر اعتراض تو کبھی مجددِ الفِ ثانی پر اعتراض، کبھی حق باہو پر اعتراض تو کبھی بابا فرید گنج شکر پر اعتراض، کبھی معین الدین چشتی اجمیری پر اعتراض تو کبھی امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہم الرحمہ پر اعتراض اور مذکورہ اعتراض میں تو اِس نے حد ہی کر دی یتیم العلم شخص نے اتنی بھی تحقیق نہ کی کہ یہ اصلاً قول کس کا ہے؟ اور کفر کا فتوی جڑ دیا جو کہ جواب میں موجود بزرگانِ دین پر تو لگا ہی لگا ساتھ ہی ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما جیسے عظیم صحابیِ رسول پر بھی لگا۔ اور حدیث پاک میں ہے کہ جو کسی پر کفر کی تہمت لگائے اور وہ اُس میں نہ پایا جائے تو وہ کفر اُس کہنے والے کی طرف لوٹتا ہے یعنی غلط فتوی لگانے والا خود دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

چنانچہ صحیح بخاری شریف میں حضرت ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا کہ آپ نے فرمایا: ''لَا يَرْمِيْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَ لَا يَرْمِيْهِ بِالْكُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ اِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهٗ كَذٰلِكَ'' ترجمہ: جب بھی کوئی شخص کسی شخص کو فسق کی یا کفر

کی تہمت لگاتا ہے اگر اُس کا صاحب (جس پر فسق و کفر کا حکم لگایا گیا) ایسا نہ ہو تو وہ (فسق و کفر) اُسی (تہمت لگانے والے) پر لوٹتا ہے (یعنی وہ خود فاسق یا دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے)۔ (والعیاذ باللہ)

(صحیح البخاري، کتاب الادب، باب ماینھی من السباب واللعن، الحدیث: 6045، ج4، ص111، بیروت)

نیز بزرگانِ دین کو بُرا بھلا کہنا، اِن پر لعن طعن کرنا، اِن کو جاہل یا بیوقوف تصور کرنا کافروں اور در حقیقت خود بیوقوفوں کا شیوہ ہے۔ چنانچہ اللہ تبارک و تعالی قرآن مجید برہانِ رشید کی سورہ بقرہ کی آیت نمبر 13 میں ایسے لوگوں کہ جن کو صحابہ کرام علیھم الرضوان کی طرح ایمان لانے کا حکم ہوا کے بارے میں فرماتا ہے: ''وَ اِذَا قِیۡلَ لَهُمۡ اٰمِنُوۡا کَمَاۤ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوۡۤا اَنُؤۡمِنُ کَمَاۤ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ؕ اَلَاۤ اِنَّهُمۡ هُمُ السُّفَهَآءُ وَ لٰکِنۡ لَّا یَعۡلَمُوۡنَ'' ترجمہ: اور جب ان سے کہا جائے ایمان لاؤ جیسے اور لوگ ایمان لائے ہیں، تو کہیں کیا ہم بیوقوفوں کی طرح ایمان لے آئیں، خبردار یہی بیوقوف ہیں مگر جانتے نہیں۔

اِسی طرح حدیثِ پاک میں یہ بھی آیا ہے کہ اِس اُمت میں بعض مرزا جہلمی جیسے ناخلف لوگ ہوں گے جو اپنے پہلے بڑوں پر لعن طعن کریں گے جس کے سبب عذاباتِ الٰہی نازل ہوں گے۔ (العیاذ باللہ)

چنانچہ مجمع الزوائد، جامع ترمذی اور امام ولی الدین محمد بن عبد اللہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ مشکوۃ المصابیح میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیثِ پاک نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اِذَا اتخذ الفیء دولا والأمانة مغنما والزکاة مغرما وتعلم لغیر الدین، وأطاع الرجل امرأته وعق أمه، وأدنی صدیقه وأقصی أباه، وظهرت الأصوات فی المساجد، وساد القبیلة فاسقهم وکان زعیم القوم أرذلهم، وأکرم الرجل مخافة شره، وظهرت القینات والمعازف، وشربت الخمور، **وَلَعَنَ آخِرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا** فلیرتقبوا عند ذلک ریحا حمراء وزلزلة وخسفا ومسخا وقذفا وآیات تتابع کنظام قطع سلکه فتتابع'' ترجمہ: جب مالِ غنیمت کو اپنی دولت، امانت کو مالِ غنیمت اور

زکوٰۃ کو ٹیکس بنالیا جائے اور دین کے علاوہ کسی اور مقصد کے لیے علم حاصل کیا جائے، اور آدمی اپنی بیوی کی اطاعت، ماں کی نافرمانی، اپنے دوست کو قریب، باپ کو دور کرے اور مسجدوں میں آوازیں اونچی ہوں اور قبیلے کا بدکار قوم کی سرداری کرے اور قوم کا لیڈر اُن کا کمینہ ترین شخص ہو اور آدمی کی تعظیم اُس کے شر کے خوف سے کی جائے اور رنڈیاں، آلات موسیقی ظاہر ہو جائیں اور شرابیں پی جائیں گی اور **اِس اُمت کے بعد والے پہلے والوں پر لعنت کرنے لگیں**، تو اُس وقت تم سرخ ہوا، زلزلے، دھنسنے، صورتیں بدلنے، پتھر برسنے اور اُن نشانیوں کا انتظار کرنا جو لگاتار ہوں گیں جیسے موتیوں کا وہ ہار جس کا دھاگا توڑ دیا جائے تو جیسے لگاتار اُس کے موتی گرتے ہیں ویسے لگاتار عذابات ہونگے۔ الآمان والحفیظ

(مشکوۃ المصابیح، کتاب الفتن، حدیث نمبر 5450، جلد 2، صفحہ 482)

﴿2﴾ دوسری شق کا جواب: شمالی ہوا کو اللہ جل وعلا نے براہِ راست حکم نہیں فرمایا کہ حکم نہ چلنے کا اعتراض لازم آئے بلکہ شمالی ہوا کو بادِ صبا کے ذریعہ حکم دیا گیا تو بادِ شمالی نے براہ راست بادِ صبا کو انکار کیا نہ کہ اللہ کے حکم کو اور ملفوظات کی عبارت میں کوئی ایسے الفاظ نہیں جس سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ اللہ مجدہ الکریم نے بادِ شمالی کو براہِ راست حکم فرمایا ہو، اور یہ بات دیگر روایات سے بھی ثابت ہے۔ چنانچہ

★ **علامہ محمد بن یوسف صالحی شامی** علیہ رحمۃ اللہ القوی "سبل الھدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد" میں فرماتے ہیں: "رَوَی الْبَزَّارُ بِرِجَالٍ صَحِیْحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ تعالی عنھما قال: اَتَتِ الصَّبَاءُ الشِّمَالَ لَیْلَۃَ الْاَحْزَابِ فَقَالَتْ: سُرِی حَتّٰی تَنْصُرِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم فَقَالَتِ الشِّمَالُ: اِنَّ الْحُرَّۃَ لَا تَسْرِیْ بِاللَّیْلِ۔ الخ" ترجمہ: امام بزار نے بسند صحیح حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھما سے روایت کی کہ آپ رضی اللہ تعالی عنھما فرماتے ہیں: کہ غزوۂ احزاب کی رات میں بادِ صبا

بادِ شمال کے پاس آئی اور کہا تو رسولِ خدا صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی مدد کرنے کو چل، شمالی ہوا نے جواب دیا: کہ شریف آزاد عورت رات میں نہیں نکلتی۔

(سبل الھدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد، ج4، ص386، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

★ شاہ عبد الحق محدث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے مدارج النبوہ میں فرمایا: "اِبْنِ مَرْدَوَیْہْ دَرْ تَفْسِیْرِ خِوِیْش اَزْ اِبْنِ عَبَّاس رضی اللہ تعالی عنہما نُکْتَہْ غَرِیْبْ آوُرْدَہْ کِہْ گُفْتْ دَرْ لَیْلَۃُ الْاَحْزَابْ بَادِ صَبَا، بَا، بَادِ شَمَال بَیَاتَا بَرَوَیْمْ وَرَسُولِ خدا (صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم) رَایَارِی دَہَیْمْ بَادِ شَمَال دَرْ جَوَابْ گُفْتْ "اِنَّ الْحُرَّۃَ لَا تَسِیْرُ بِالْلَیْلِ" زَنِ اَصِیْلْ آزَادْ سَیْرْ نَمِیْ کُنَدّ دَرْ شَبْ، حق تعالی بَرْ شَمَال غَضَبْ کَرْدْ، وَیْرَا عَقَیْمْ گَرْدَانِیْدْ" ترجمہ: ابن مردویہ اپنی تفسیر میں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے ایک عجیب نکتہ نقل کرتے ہیں کہ احزاب کی رات میں بادِ صبا نے باد شمال سے کہا: آؤ ہم دونوں رسولِ خدا صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی مدد کریں، شمالی ہوا نے جواب دیا: کہ شریف آزاد عورت رات میں نہیں نکلتی۔ حق تعالی نے شمالی ہوا پر غضب فرمایا اور اُسے بانجھ کر دیا۔

(مدارج النبوۃ، ج2، ص225، مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاھور)

نتیجہ: مذکورہ روایات سے معلوم ہوا کہ دونوں ہواؤں کو حکمِ خداوندی تھا، لیکن بادِ صبا کو براہِ راست اور بادِ شمالی کو بذریعہ بادِ صبا، بادِ صبا نے تعمیلِ حکم کیا اور سُرخرو ہوئی اور بادِ شمالی نے نافرمانی کی اور سزا پائی۔

بر سبیل تسلیم جواب:

اگر بالفرض مان بھی لیں کہ اللہ جل وعلا نے بادِ شمالی کو براہِ راست حکم فرمایا تھا تب بھی مجددِ اعظم الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے کلام سے صراحتاً یا دلالتاً کسی طرح بھی یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ شمالی ہوا پر اللہ جل وعلا کا حکم نہیں چلا، ہاں یہ ضرور ثابت ہوتا ہے کہ بادِ شمالی نے حکمِ خداوندی کی تعمیل نہیں کی اور سزا پائی۔ حکم نہ ماننے اور حکم نہ چلنے میں زمین آسمان کا فرق ہے کہ حکم نہ چلنا حاکم کے عاجز ہونے

کی دلیل ہے۔اور کسی سرکش کا حکم پر عمل نہ کرنا اور اُس سرکشی و نافرمانی کی سزا پانا حاکم کے قادر ہونے کی دلیل ہے نہ کہ عاجز ہونے کی۔ یہاں دوسری صورت ہے، مگر انجینئر محمد علی مرزا نے اپنی چرب زُبانی اور فریب کاری سے جو چیز اللہ قادرِ مُطلق کی قدرتِ کاملہ کی دلیلِ قاہر و باہر تھی اُسے الفاظ کے ہیر پھیر اور بزرگانِ دین پر تہمت کے نشے میں اللہ قادرِ مطلق کے عاجز ہونے کی دلیل بنا دیا۔(معاذ اللہ)

اب غور فرمائیں کہ مرزا کا نتیجہ کہاں کہاں تک جاتا ہے۔

(1)اللہ جل وعلا نے شیطان لعین کو حکم دیا کہ وہ حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کو سجدہ کرے اُس نے نہیں کیا۔رب جل وعلا سورہ بقرہ آیت نمبر 34 میں فرماتا ہے:

﴿وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ﴾ ترجمہ:(تو جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدۂ تعظیمی کرو تو سوائے ابلیس کے سب نے سجدہ کیا اُس نے انکار کیا تکبر کیا اور کافروں میں سے ہو گیا) تو انجینئر مرزا کے نتیجے کے مطابق شیطان پر اللہ اَحْكَمُ الْحَاكِمِيْن کا حکم نہیں چلا جس سے اللہ قادرِ مُطلق کا عاجز ہونا لازم آیا(معاذ اللہ) بلکہ اِس کی درست تعبیر یہ ہو گی کہ شیطان نے اللہ جل وعلا کے حکم کی تعمیل نہیں کی اور ہمیشہ کے لیے مردود ہونے کی سزا پائی۔

(2)اللہ جل وعلا نے تمام انسانوں کو اپنی عبادت بجا لانے کا حکم دیا،رب تبارک وتعالی سورہ بقرہ، آیت نمبر 21 میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾ ترجمہ:(اے لوگو! اپنے اُس رب کی عبادت کرو کہ جس نے تمہیں اور تم سے پہلوں کو پیدا کیا تاکہ تم تقوی اختیار کرو)اور ہمارے سامنے کی بات ہے کہ لاکھوں کروڑوں انسان ایمان و عبادت کی دولت سے محروم ہیں تو انجینئر مرزا کے مطابق اِن پر اللہ جل وعلا کا حکم نہیں چلا اور اللہ جل وعلا کا لاکھوں کروڑں بار عاجز ہونا لازم آیا(معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) بلکہ صحیح تعبیر یہ ہو گی کہ انسانوں نے اللہ جل وعلا کے حکم کی تعمیل نہیں

کی تو جہنم کے ابدی عذاب کے سزاوار ہوئے۔

(3)اِسی طرح اللہ جل وعلا نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ وہ شریعت کے بیان کردہ احکامات کی اطاعت کریں، ربِ کائنات ارشاد فرماتا ہے ﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ﴾ ترجمہ:(اے ایمان والو! اللہ کی اور رسول کی اطاعت کرو) نیز شریعت کے ممنوعات سے بچنے کا بھی حکم دیا، ربِ ذوالجلال ارشاد فرماتا ہے ﴿وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا﴾ ترجمہ:(تمہیں جو رسول عطا فرمائیں وہ لے لو اور جس سے منع فرمائیں اُس سے باز رہو)اور ہمارے سامنے ہے کہ لاکھوں کروڑں مسلمان اللہ جل وعلا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کر رہے ہیں تو انجینئر مرزا کے مطابق اِن مسلمانوں پر اللہ جل وعلا کا حکم نہیں چلا تو اللہ جل وعلا کا لاکھوں کروڑں بار عاجز ہونا ثابت ہوا(معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) بلکہ صحیح تعبیر یہ ہے کہ اِنہوں نے اللہ جل وعلا کے حکم کی تعمیل نہیں کی جس کی وجہ سے عذابِ نار کے سزاوار ہوئے یا ہوں گے۔

تو بالکل اِسی طرح اللہ جل وعلا نے بادِ شمالی کو بھی حکم دیا کہ جا اور کفار کو نیست و نابود کر دے تو اِس میں صحیح تعبیر یہی ہو گی کہ بادِ شمالی نے تعمیلِ حکم نہیں کی بلکہ نافرمانی کی اور مستحقِ سزا ہوئی، اور یہ تعبیر کہ اِس پر اللہ جل وعلا کا حکم نہیں چلا بالکل باطل و مردود ہے۔(العیاذ باللہ)

اعتراض: مرزا جہلمی کہنے لگا کہ تم نے ساری آیات جن وانس کی نافرمانی کی دیں ہیں جبکہ ہم بات دیگر مخلوقات کی کر رہے ہیں، یہ تو ہم بھی مانتے ہیں کہ جن وانس نافرمانی کرتے ہیں کیونکہ اللہ نے اُن کی تخلیق ہی اِس اعتبار سے کی ہوئی ہے۔

جواب: تو ہم کہیں گے اصل بات ہے حکم کے چلنے اور نہ چلنے کی اگر تخلیق اِسی اعتبار سے ہے تو کیا تم یہ کہو گے کہ اللہ نے جن وانس کو اپنے عجز کے لیے پیدا کیا ہے یعنی وہ اللہ کو جگہ بہ جگہ عاجز کرتے رہیں؟

اگر تمہارا جواب نفی میں آتا ہے تو مانو کہ حکم نہ چلنے اور نہ ماننے میں زمین و آسمان کا فرق ہے کہ حکم نہ ماننے اور اِس پر سزا پانے میں عجز نہیں بلکہ قدرت کی دلیل ہے۔ باقی رہا دیگر مخلوقات کی نافرمانی کا مسئلہ تو وہ ہم جواب کی تیسری شق میں روایات سے تمہاری تسلی کریں گے۔ اب وہ دیکھو.....

﴿3﴾ تیسری شق کا جواب: یہ بات کہ **"جن وانس کے علاوہ دیگر مخلوقات میں مادۂ معصیت نہیں ہوتا"** یعنی وہ اللہ جل وعلا کی نافرمانی کرنے کی صلاحیت ہی نہیں رکھتیں۔

اِس کا جواب یہ ہے کہ جن وانس کے علاوہ دیگر مخلوقات میں بھی مادۂ معصیت ہوتا ہے یعنی وہ بھی گناہ کرتی ہیں اور اُس پر سزا پاتی ہیں اگر یہ نہ مانیں تو انبیاء اور ملائکہ کے علاوہ دیگر مخلوقات کا بھی معصوم ہونا لازم آئے گا اور یہ ہمارے اسلامی عقیدے کے بالکل خلاف ہے جبکہ معاذ اللہ انجینئر مرزا کے عقیدے کے عین مطابق ہے، اور "دیگر مخلوقات میں مادۂ معصیت ہوتا ہے" اِسی بات کو ثابت کرنے کے لیے سیدی اعلیٰ حضرت نے سوال میں مذکور واقعہ بطور نظیر (بطورِ دلیل) بیان فرمایا۔

چنانچہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: "ان (حیوانات، نباتات، جمادات) میں مادۂ معصیت (یعنی گناہ کا عنصر) بھی ہے اِن کے لائق جو سزا ہوتی ہے وہ اِن کو دی جاتی ہے۔ اہلِ کشف فرماتے ہیں: "تمام جانور تسبیح کرتے ہیں، جب تسبیح چھوڑ دیتے ہیں اُسی وقت اُن کو موت آتی ہے۔ ہر پتا تسبیح کرتا ہے، جس وقت تسبیح سے غفلت کرتا ہے اُسی وقت درخت سے جُدا ہو کر گر پڑتا ہے۔" اِس عبارت کے بعد فرمایا: جب مجمع ہوا کفار کا مدینہ طیبہ پر... پھر آگے ساری وہی عبارت ہے جو سوال میں مذکور ہے۔

(ملفوظات اعلی حضرت، ص531، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

دیگر مخلوقات میں مادۂ معصیت (گناہ کرنے کا مادہ) پایا جاتا ہے؟؟؟ لیجیے ثبوت:

★ بخاری شریف میں اُمّ شریک رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے "اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلہ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَقَالَ وَ کَانَ یَنْفُخُ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَ السَّلَامُ" ترجمہ: بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے گرگٹ کو مارنے کا حکم دیا اور فرمایا: کہ یہ حضرت ابرہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کی آگ کو بھڑکانے کے لیے پھونکیں مارتا تھا۔

(بخاری شریف، باب واتخذ اللہ ابراھیم خلیلا، ج1، ص474، قدیمی کتب خانہ، کراچی)

★ صحیح مسلم شریف میں ہے "اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَسَمَّاہُ فُوَیْسِقاً" ترجمہ: بیشک نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے گرگٹ کو مارنے کا حکم دیا اور اس کا نام حضور ﷺ نے فُوَیْسِق رکھا۔ (مسلم شریف، باب استحباب قتل الوزغ، ج2، ص236، قدیمی کتب خانہ، کراچی)

★ مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی "فویسق" کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "یعنی چھوٹا فاسق یا بڑا فاسق اِس لفظ میں دونوں معنی کا احتمال ہے۔"

(بہار شریعت، ج3، حصہ15، ص322، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

آتشِ نمرود کہ جس میں اللہ جل وعلا کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کو ڈالا گیا اُس کو پھونکنا تاکہ اللہ کے خلیل کو مزید ایذا ہو غالباً انجینئر محمد علی مرزا کے نزدیک سب سے بڑی عبادت ہو گی؟؟؟ اِسی لیے تو اِس بات کا قائل ہے کہ دیگر مخلوقات میں مادۂ معصیت نہیں۔ (معاذ اللہ)

★ مجمع الزوائد میں علامہ ہیثمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے حدیث نقل فرمائی کہ: "وَعَنْ أَبِي عَبْسِ بْنِ جَبْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ سَلَّمَ قَالَ لِأُحُدٍ: "هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ عَلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، وَهَذَا عَيْرٌ عَلَى جَبَلٍ يُبْغِضُنَا وَنُبْغِضُهُ عَلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ النَّارِ" رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَالْأَوْسَطِ" ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے اُحد پہاڑ کے بارے میں فرمایا: یہ

پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اِس سے محبت کرتے ہیں(اور) یہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر ہے،اور(عیر پہاڑ کے بارے میں فرمایا) یہ عیر پہاڑ ہم سے بغض رکھتا ہے اور ہم اسے ناپسند جانتے ہیں(اور) یہ جہنم کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر ہے۔

(مجمع الزوائدومنبع الفوائد،حدیث نمبر:5912،ج4،ص13،مکتبۃالقدسي،القاھرۃ)

حضور ﷺ سے بغض رکھنا مرزا کے نزدیک غالباً کوئی بہت اعلیٰ عبادت ہے معاذاللہ تب ہی تواِس بات کا قائل ہے کہ دیگر مخلوقات نافرمانی نہیں کرتیں بلکہ بقول اِس کے کرہی نہیں سکتیں،اور یہاں پر تواِس پہاڑ کو بغضِ رسول کی سزامیں جہنم کے دروازے پر رکھا گیاہےاور جبلِ اُحد کو حُبِّ رسول کی جزامیں جنت کے دروازے پر رکھا گیاہے۔اللہ اکبر کبیرا.... مرزا!!!اب تو سمجھ جاؤ.....

★کنزالعمال میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:"مَاصِیْدَ صَیْدٌ وَلَا قُطِعَتْ شَجَرَۃٌ اِلَّا بِتَضْیِیْعِ التَّسْبِیْحِ"(رواہ ابونعیم فی الحلیۃ بسند حسن عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ)

ترجمہ: نہ کوئی جانور شکار کیا جاتاہےاور نہ کوئی درخت کاٹا جاتاہے جب تک تسبیحِ الٰہی نہ ضائع کرے۔اِسے ابونعیم نے حلیہ میں بسند حسن ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا۔

(کنزالعمال بحوالہ ابی نعیم عن ابی ھریرہ،ج1،ص445،حدیث نمبر1919،مؤسستہ الرسالۃ،بیروت)

★ابوالشیخ نے تفسیر در منثور میں روایت بیان کی:"مَا اُخِذَ طَائِرٌ وَلَا حُوْتٌ اِلَّا بِتَضْیِیْعِ التَّسْبِیْحِ"

ترجمہ: کوئی پرندہ اور مچھلی نہیں پکڑی جاتی مگر تسبیحِ الٰہی چھوڑ دینے کی وجہ سے۔

(درمنثور بحوالہ ابی شیخ عن ابی الدرداء،وان من شیٔ الاّیسبح بحمدہ کے تحت،ج4،ص184مکتبہ ایران)

★ابن اسحاق بن راہویہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی،انہوں نے فرمایا: میں نے سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے سنا:"مَاصِیْدَ صَیْدٌ وَلَا عُضِدَتْ عَضْبَاءُ وَلَا قُطِعَتْ شَجَرَۃٌ اِلَّا بِقِلَّۃِ التَّسْبِیْحِ"ترجمہ: نہ کوئی جانور شکار ہوا،نہ کسی پیڑ کی جڑیں چھانٹی گئیں،نہ کوئی درخت کاٹا گیا مگر تسبیح میں

کمی کرنے کی وجہ سے۔

(کنز العمال بحوالہ ابن راھویہ عن ابی بکر، ج1، ص445، حدیث1920، مؤسستہ الرسالۃ، بیروت)

مرزا!!! اگر تمہاری مانی جائے تو لازم آئے گا کہ جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمارہے ہیں وہ ظلم ہے (معاذاللہ) کہ جس چیز نے کوئی غلطی کی ہی نہ ہو بلکہ وہ کر ہی نہ سکتی ہو تو اُس کو سزا دینا بظاہر ظلم کہلائے گا، تو تیرے عقیدے کے مطابق اللہ بھی ظالم ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اِس ظلم کو بیان کرنے کے ساتھ اِس کی حمایت کرنے والے ہوئے معاذاللہ تو مرزا ماننا پڑے گا کہ نہیں یہ ظلم نہیں بلکہ عین عدل کا تقاضہ ہے کہ اِن چیزوں کو ذکرِ الٰہی کا حکم تھا اِنہوں نے اُس میں کوتاہی کی تو اللہ جل وعلا نے گرفت فرمائی اور جب یہ مان لیا تو ثابت ہوا کہ دیگر مخلوقات نافرمانی کر سکتیں ہیں۔

★ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”لتؤدن الحقوق إلى أهلها يوم القيامة، حتى يقاد للشاة الجَلحاء من الشاة القَرناء“ ترجمہ: ”تمہیں روزِ قیامت حق والوں کے حق ضرور ادا کرنے ہوں گے حتی کہ سینگ والی بکری سے بغیر سینگ والی بکری کو بدلا دلوایا جائے گا۔“

(مسلم، کتاب البر، باب تحریم الظلم، حدیث:2582، مطبوعہ بیروت)

★حضرت شاہ عبد العزیز محدثِ دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی پارہ 30 سورہ النباء آیت نمبر 40 ”وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا“ کے تحت نقل فرماتے ہیں: ”از حضرت ابن عباس و عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہم مرفوعاً وموقوفاً روایت آمدہ است کہ در روز فصل و قضا بعد از انکہ جانوران باھم قصاص گرفتہ خواھندہ فرمود کہ خاک شوید“ ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس و عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہم سے مرفوعاً و موقوفاً روایت آئی ہے کہ روزِ جزا بعد اِس کے کہ جانور آپس میں ایک دوسرے سے قصاص (بدلہ) لے چکیں گے تو اُن سے فرمایا جائے گا کہ خاک ہو جاؤ۔

(تفسیر عزیزی، پارہ تیس، سورہ النبا، آیت نمبر 40، مکتبہ نوریہ رضویہ پبلی کیشنز، لاھور)

اگر جانوروں نے کوئی گناہ نہیں کیا تو قصاص کیسا؟؟؟اور اگر گناہ کیا تھا تو اُن میں مادۂ معصیت ثابت۔

★ سنن ابن ماجہ شریف میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ فرمایا: "من یاکل الغراب وقد سماہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فاسقا واللہ ماھو من الطیبات" ترجمہ: کوّا کون کھائے گا؟؟؟ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے تو اُس کا نام فاسق رکھا ہے خدا کی قسم وہ پاک چیزوں سے نہیں۔ (سنن ابن ماجہ ابواب الصید اب الغراب، ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص 241)

★ تفسیر صاوی، پارہ 12، سورہ ھود، آیت نمبر 48 کے تحت امام صاوی علیہ رحمۃ اللہ الھادی فرماتے ہیں "ورد أنه لما نزل منها، أراد أن يبعث من يأتيه بخبر الأرض، **فبعث الغراب فأصاب جيفة فوقع عليها فاحتبس، فلعنه ودعا عليه بالخوف، فلذلک يقتل في الحل والحرم ولا يألف البيوت**" ترجمہ: حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضرت نوح علیہ الصلاۃ والسلام نے روئے زمین کی خبر لانے کے لئے کسی کو بھیجنے کا ارادہ فرمایا تو آپ نے کوّے کو بھیجا تو وہ ایک مردار دیکھ کر اُس پر گر پڑا اور واپس نہیں آیا۔ تو آپ نے اِس پر لعنت فرمادی اور اِس کے خلاف دعائے ضرر فرمادی کہ وہ ہمیشہ خوف میں مبتلا رہے۔ چنانچہ کوّے کو حل و حرم میں کہیں بھی پناہ نہیں ہے اور نہ اِس کو گھروں میں رکھا جاتا ہے۔ (تفسیر صاوی، پ12، ھود:48)

حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا فاسق قرار دیا ہوا غالباً مرزا کے نزدیک بڑا نیک و کار ہوتا ہے اِسی طرح حضرت نوح علیہ الصلاۃ والسلام کی نافرمانی کرنا اور اُن کی لعنت سے ملعون ہونا بھی مرزا کے نزدیک کوئی معصیت نہیں اسی لیے تو دیگر مخلوقات کی معصومیت کا قائل ہے۔ (العیاذ باللہ)

پھر اعتراض ہوا: کہ حیوانات، نباتات و جمادات میں تو مادۂ معصیت ثابت ہو گیا لیکن ہواؤں میں بھی مادۂ معصیت ہوتا ہے اِس کا کیا ثبوت ہے؟؟؟

تو اِس کا جواب یہ ہے: کہ ہواؤں میں بھی مادۂ معصیت ہوتا ہے، سوال میں مذکور روایت میں تو بادِ شمالی کی نافرمانی منقول ہے جبکہ ایک اور روایت میں بادِ جنوب کی نافرمانی و سزا بھی منقول ہے۔ چنانچہ

★امام جلال الدین سیوطی شافعی علیہ الرحمۃ اللہ القوی اپنی تفسیر "الدر المنثور فی التفسیر بالماثور" میں نقل کرتے ہیں: "وأخرج ابن جرير وابن أبي حاتم والحاكم في الكنى وابن مردويه وأبو الشيخ في العظمة وأبو نعيم في الدلائل عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْأَحْزَابِ جَاءَتِ الشِّمَالُ إِلَى الْجَنُوْبِ قَالَتْ: اِنْطَلِقِيْ فَانْصُرِيْ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَالَتِ الْجَنُوْبُ: إِنَّ الْحُرَّةَ لَا تَسْرِي بِاللَّيْلِ فَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهَا وَجَعَلَهَا عَقِيْمًا فَأَرْسَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الصَّبَا" ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کی کہ آپ رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں: کہ جب احزاب کی رات ہوئی بادِ شمال بادِ جنوب کے پاس آئی اور کہا چل اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی مدد کر، تو جنوبی ہوا نے جواب دیا: کہ شریف آزاد عورت رات میں نہیں نکلتی، تو اللہ واحد قہار نے اُس پر غضب کیا اور اُس کو بانجھ بنادیا اور کفار کو عذاب دینے کے لیے بادِ صبا کو بھیجا۔

(الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ج6، ص573، مطبوعہ بیروت)

★یہ روایت بعینہ اِنہیں الفاظ کے ساتھ علامہ محمد بن یوسف صالحی شامی نے اپنی کتاب "سبل الهدى والرشاد فی سیرۃ خیر العباد" جلد4، صفحہ386، مطبوعہ بیروت میں ذکر کی۔

انجینئر مرزا کو تو سوال میں مذکور بادِ شمالی کی نافرمانی ہضم نہیں ہو رہی تھی اب بادِ جنوب کی نافرمانی اِس کی کیا حالت کرے گی؟ اللہ ہی بہتر جانے۔ اللہ جل وعلا ہمیں حق کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

معلوم ہوا کہ جن وانس کے علاوہ دیگر مخلوقات بھی اللہ جل وعلا کی نافرمانی کرتے ہیں اور اِس کی سزا پاتے ہیں۔

التماس

میری قارئین کی بارگاہ میں التماس ہے: کہ وہ غور کریں کہ انجینئر محمد علی مرزا جہلمی کس طرح مکاری اور چالاکی سے بزرگان دین پر تہمتیں لگاتا اور بھولے بھالے لوگوں کو اِن سے بد ظن کرنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ لوگوں کا اِن بزرگانِ دین سے اعتماد اُٹھ جائے اور دین حاصل کرنے کے لیے اِن کو کوئی نہ ملے، نیز مرزا بد مذہب جھوٹا مکار اور احادیث کے غلط سلط اُردو تراجم سُنا کر جو ناقص رائے میں آیا اُسی پر فتوی دینے والا مولوی نما ایک شخص ہے اور ایسے شخص کو حدیثِ پاک میں ملعون فرمایا گیا ہے، اور ایسے مکاروں سے بچنا ہم سب پر لازم ہے، سیدی و سندی اعلیٰ حضرت **امام احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن **فتاوی رضویہ شریف** میں فرماتے ہیں "اگر کوئی معاذاللہ بد مذہب ہے تو وہ تو نائبِ شیطان ہے اُس کی بات سُننی سخت حرام ہے۔" اللہ جل وعلا ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (فتاوی رضویہ شریف، جلد 23، صفحہ نمبر 378، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

FIA اور متعلقہ اداروں سے اپیل:

☆ میں FIA اور متعلقہ تمام اداروں سے اپیل کروں گا کہ وہ انجینئر محمد علی مرزا پر مذہبی شخصیات کی توہین کے قانون تعزیرات پاکستان 1860 کی دفعات 295-A، 298-A، 298 اور سائبر کرائم قوانین کے قانون پیکا 2016 کی دفعات 20، 11 اور 24 کے تحت مقدمہ کا اندراج کر کے کارروائی عمل میں لائی جائے اور اِس کے تمام سوشل میڈیا، بیانات اور آئندہ بیانات پر مکمل پابندی لگائی جائے۔

اللہ جل وعلا ہمیں حق سمجھنے اور اِس کا ساتھ دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الآمین صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

واللہ اعلم جل وعلا ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو المناظر مفتی سیّد مشاہد حسین شاہ کاظمی مشہدی

15 ربیع الاول 1441ھ / 13 نومبر 2019ء

AL-MUSHAHADAT CENTER

Mushahid Shah

تصدیق وتاثرات

محققِ اہلسنت، مصنفِ کتبِ کثیرہ، علامہ زماں، اُستاد العلماء والفقہاء

حضرت علامہ مولانا **مفتی صدیق ہزاروی** السعیدی الازھری دامت برکاتھم العالیہ

استاذُ الحدیث مرکزی جامعہ ھجویریہ (داتا دربار لاہور)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انجینئر مرزا جہلمی کی طرف سے اعلیٰ حضرت **امام احمد رضا خان فاضل بریلوی** علیہ الرحمہ کی ایک عبارت جو **"ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت"** کے صفحہ نمبر 531 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ میں مذکور ہے اور معتمد اکابرِ اُمت علیہم الرحمہ نے نقل کیا بلکہ مفسرِ قرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے ذکر فرمایا۔

مرزا کی طرف سے اعتراض اور نہایت سخت انداز میں اُمتِ مسلمہ کی اُس شخصیت کے خلاف ہرزہ سرائی کی گئی جسے عرب و عجم کے عظیم المرتبت علمائے کرام خراجِ تحسین پیش کر چکے ہیں، اور آپ سے حصولِ سند کو باعثِ عزو شرف سمجھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ حضرت علامہ مفتی **سید مشاھد حسین کاظمی** مشہدی موسوی صاحب زید مجدہ العالی کو جزائے عظیم عطا فرمائے اور اِن کی اِن مساعی جمیلہ کا اجر عظیم عطا فرمائے، اِنہوں نے دلائلِ قاہرہ سے مرزا کے اعتراضات کا جواب دے کر اُمتِ مسلمہ کی آنکھوں کو ٹھنڈا کیا اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روحانی برکات سے فیضیاب ہوئے۔

رسالہ نافعہ "قہرِ علّام بر مرزا جہلمی بے لگام" کو راقم نے پڑھا اور اِن جزئیات کو شافی وافی پایا، اس لیے راقم کی طرف سے اس کی تصدیق کی جاتی ہے۔

حضرت علامہ مشاہد حسین کاظمی صاحب صد مسلمانوں کی طرف سے خراجِ تحسین کے مستحق ہیں۔

اللہ تعالیٰ دشمنانِ اسلام کے خلاف اِن کی تحقیقی کاوشوں کو اُمتِ مسلمہ کے لیے ایمان کی تازگی اور گمراہی کے دلدل سے بچ نکلنے کا باعث بنائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم

مفتی صدیق ہزاروی السعیدی الازہری عفی عنہ (آف لاہور)

23 جمادی الاولی 1444 / 18 دسمبر 2022

تصدیق وتاثرات

محقق اہلسنت، مصنفِ کتبِ کثیرہ، علامہ زماں، اُستاد العلماء والفقہاء

حضرت علامہ مولانا **مفتی عارف محمود معطر** قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

مرکزی دار الافتاء اہلسنت (میانوالی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ وحدہ، والصلوٰۃ والسلام علٰی من لا نبی بعدہ وعلی آلہ وصحبہ الذین اوفوا عھدہ

اعلی حضرت مجددِ اعظم امام احمد رضا حنفی قادری محدثِ بریلی قدس سرہ اپنے عصر و مصر میں اعاظم علمائے حق میں ممتاز و منفرد تھے اپنے تو اپنے غیروں نے بھی آپ کی علمیت کا لوہا مانا، اصاغر تو اصاغر، معاصر و اکابر نے بھی تسلیم کیا، البتہ آج لگ بھگ سوا صدی بعد ایک ادنی نفرت، ارزل صورت، اخبث سیرت مرزا ملعون جہلمی جہنمی نے اعلیٰ حضرت، اعلی صورت، اعلیٰ سیرت پر اعتراضاتِ ثلاثہ کر کے انہیں موردِ الزام ٹھہرانے کی ناپاک جسارت کی ہے، اور العیاذ باللہ تعالیٰ اس مقتدر شخصیت کو شانِ باری تعالیٰ میں گستاخ ثابت کرنے کیلئے مجنون کی بڑ، ھانک دی تو اس بے باکی پر حسبِ سابق آلِ نبوی کے فرزندِ دلبند، فخر اہلسنت، زینتِ بزمِ علم و حکمت، فدائے روئے اعلیٰ حضرت، کاربندِ مسلکِ امام اہلسنت، عزیزی و محبتی و محبوبی فاضل نوجوان، عزیز از جان، فکر رضا کی پہچان سید وسند، محقق و مدقق، خوب رو خوب رائے، برادرِ عزیز القدر علامہ مفتی ابو المناظر محمد مشاھد حسین شاہ کاظمی مشہدی مدظلہ العالی نے اپنے قلم کی جولانیاں دکھاتے ہوئے، اپنے کلک برق بار اور خنجرِ خونخوار سے اس منحوس گمراہ گرلوتھ کے ملعون بوتھ پر

مشہدی طمانچہ رسید کیااور اس ارزل صورت واخبث سیرت کو احسن صورت واعلیٰ سیرت پر اپنی سور جیسی تھوتھنی کھولنے پر کماحقہ نکیل ڈال کر تمامی عاشقانِ اعلیٰ حضرت و دیوانگانِ امام اھلسنت کے کلیجوں میں ٹھنڈ ڈال دی اور جملہ خواجہ تاشانِ رضویت کی طرف سے قرض چُکادیا۔ مرزائے ملعون جہلمی جہنمی کے حوالے سے فاضل سید سلمھم اللہ تعالیٰ کی کارروائیاں تاریخ میں جلی حروف سے لکھی جائینگی، لاکھوں نوجوانوں کیلئے نمونہ عمل ہے، سید جید کی یہ مخلصانہ جد وجہد اور جہاد بالقلم کی یہ عملی تفسیر ہے سبحان اللہ ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء کا عجب سماں بندھا ہے اور چہ خوستر فرمایند حضرت شیخ، ایں سعادت بزورِ بازو نیست تانہ بخشد خدائے بخشندہ

الجواب صحیح والمجیب مصیب

فقیر مفتی عارف محمود معطر قادری عفی عنہ (آف میانوالی)

29 جمادی الاولیٰ 1444 / 24 دسمبر 2022

تصدیق وتاثرات

محقق اہلسنت، جامع المعقول والمنقول، اُستاد العلماء والفقہاء

استاذی المکرم حضرت **علامہ مفتی محمد صداقت علی** قادری حضروی دامت برکاتھم العالیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ، ونصلی ونسلم علٰی رسولہ الکریم امابعد

تجربہ شاہد ہے کہ آج تک دنیا میں جتنے بھی بدمذہب فرقے معرضے وجود میں آئے، انہوں نے ہمیشہ عوام کے ساتھ جھوٹ بولا اور اہل حق کے صحیح عقائد و معمولات کو غلط طریقے سے پیش کیا، اور یہ کام کئی دفعہ دانستہ طور پر کیا گیا اور کئی دفعہ جہالت کی وجہ سے بھی کیا گیا۔

مرزا جہلمی انہیں جاہلین میں سے ہے، جس کا علم و کتاب سے کوئی واسطہ نہیں، افسوس تو اِس قوم پر ہے جو دین سیکھنے کے لیے ایسے جاہلوں کا سہارا لیتی ہے۔

محاورہ ہے ''جس کا کام اُسی کو ساجھے'' کبھی بھی کوئی دوائی لینے درزی کے پاس نہیں جاتا، گوشت لینے ڈاکٹر کے پاس نہیں جاتا، کپڑا لینے کریانہ سٹور نہیں جاتا تو دین سیکھنے انجینئر کے پاس کیوں؟؟؟

ایسے لوگوں کا ایک طریقہ واردات یہ بھی ہے کہ بزرگوں پر اعتراض کر کے لوگوں کو ان سے دور کیا جائے جیسا کہ مذکورہ سوال واعتراض ہے۔

قبلہ مفتی مشاہد حسین شاہ صاحب دامت برکاتھم العالیہ نے اعلی حضرت کی عبارت کے کئی کتب کے حوالے پیش کر کے جہاں مرزا جہلمی کی علمیت کا پردہ چاک کیا وہیں اِس کے اعتراض کی وجہ سے اِس کے منہ پر زوردار طمانچہ بھی رسید کیا۔

اور ثانیاً التزامی دلائل سے ثابت کیا کہ قرآن واحادیث میں کئی واقعات ہیں کہ انسان و جن کے علاوہ بھی مخلوقات نے حکم الٰہی سے عدولی کی مگر عجز لازم نہ آیا، سونے پہ سہاگا کہ قبلہ مفتی صاحب نے اِن دلائل کو عقلی دلائل سے بھی مزین فرمایا۔

میرے قلم میں اتنی جان نہیں کہ قبلہ مفتی صاحب کے دلائل اور فتوی کے متعلق کلماتِ تحسین کا احاطہ کر سکے اور نہ ہی قبلہ مفتی صاحب کی ذات کے متعلق، ''گر قبول افتد زہے عزو شرف''

دعا ہے کہ اللہ تعالی قبلہ ابوالمناظر مفتی سید مشاہد حسین شاہ صاحب کے قلم میں برکتیں عطا فرمائے۔

مفتی محمد صداقت علی قادری حضروی عفی عنہ (حضرو اٹک)

27 جمادی الاولی 1444 / 22 دسمبر 2022

تصدیق وتاثرات

محقق اہلسنت محقق دوراں، علامہ زماں اُستاد العلماء والفقہاء

حضرت علامہ مولانا **مفتی اخلاق احمد** قادری کامروی دامت برکاتھم العالیہ

دار التحقیق والشؤون الاسلامیہ

(کامرہ خورد تحصیل وضلع اٹک)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مثل مشہور ہے کہ ''جُوہڑ (پانی کا چھوٹا تالاب) پہلے سے پلید تھا، اوپر سے کھوتا موت گیا ہے'' بعینہ اِس مثل کی مصداق مرزا انجینئر جہلمی نے کفریات کا طوق پہلے ہی گلے میں پرویا ہوا تھا، ساتھ ہی اولیاء و علماء کی توہین سے بھی اپنے نامہ اعمال کو سیاہ کروالیا ہے۔ بلکہ اگر غائر نظر سے دیکھا جائے تو یہ علمائے دین سے بغض ہی کی نحوست تھی کہ آج مرزا صاحب اپنے گلے میں کفریات کی مالا سجا کے بیٹھے ہیں۔

جیسا کہ حافظ ابو القاسم بن عساکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''و كل من أطلق لسانه في العلماء بالثلب بلاه الله عز و جل قبل موته بموت القلب'' جو شخص بھی علمائے دین کی برائی میں اپنی زُبان کو کھلا چھوڑ دیتا ہے، اللہ جل و علا اُس کے مرنے سے پہلے ہی اُس کے دل کو مردہ کر دیتا ہے۔ (تبيين كذب المفتري، ج1، ص425)

ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

''أن لحوم العلماء مسمومة'' بے شک علمائے کرام کے گوشت زہریلے ہوتے ہیں۔ یعنی جس طرح زہریلا گوشت جان لے لیتا ہے یونہی علمائے کرام کی غیبت اور برائی بیان کرنے سے ایمان کی

دولت چھین لی جاتی ہے۔ (تبیین کذب المفتري، ج1، ص29)

آمدم بر سرِ مطلب مفتی سید مشاہد حسین شاہ صاحب زید علمہ و شرفہ نے سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ کے ایک ملفوظ پر مرزا جہلمی کے چند بودے اعتراض کی دھجیاں بکھیرتے ہوئے ایک جامع مانع علمی فتوی لکھ کر ارسال فرمایا اور حکم فرمایا کہ اس پر چند کلمات لکھوں۔ ماشاءاللہ مفتی صاحب موصوف نے تحریری و تقریری ہر دو میدان میں مرزا جہلمی کا ناطقہ بند کر کے رکھ دیا ہے۔ جب مرزا جہلمی دلائل کے میدان میں عاجز آ گیا تو جھوٹی ایف آئی آر اور مقدمات سے ڈرانے کی کوشش کی۔ اب مرزا کی حالت یہ ہو گئی ہے کہ ''آگے سے گزرو تو کاٹتا ہے، پیچھے سے گزرو تو دولتی مارتا ہے۔''

قرآن کریم نے اسی کیفیت کو بایں الفاظ بیان فرمایا ہے:

وَاتَّبَعَ هَوَاهُ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ إِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ أَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ۔ الآية

اور اپنی خواہش کا تابع ہوا تو اس کا حال کتے کی طرح ہے تُو اس پر حملہ کرے تو زُبان نکالے اور چھوڑ دے تو زُبان نکالے۔ (اعراف: 176/175)

مرزا جی کی علمی قابلیت یہ ہے کہ اتنا نہیں معلوم کہ ''کسی کا حکم نہ ماننے'' اور ''کسی پر حکم نہ چلنے'' میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے، نیز اگر جن و انس کے علاوہ دیگر مخلوقات میں مادہ معصیت نہیں ہے تو پھر ان کے حشر (قیامت میں اٹھائے جانے) کا کیا مقصد ہے؟

حقیقت یہ ہے کہ مرزا جی کے پاس اپنا دلائل تو ہوتے نہیں، ان کی انجینئرنگ اور مجتہدانہ قابلیت کا پی

پیسٹ تک ہی محدود ہوتی ہے، اس اعتراض میں بھی مرزا جہلمی نے دیوبند و غیر مقلدین کا تھوکا ہی چاٹا ہے، علمائے اہلسنت کی طرف سے جس کے کئی دفعہ جواب دیے جا چکے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ پہلے یہ اعتراض کتابوں میں تھے، اب مرزا نے تھوک لگا کر تقریری انداز میں مارکیٹ میں پیش کر کے علمی کتابی ہونے کا اعزاز حاصل کر لیا۔

لیکن جس بہترین انداز سے مفتی مشاہد شاہ صاحب نے ہر ہر جہت اور اعتبار سے دلائل کے انبار لگا کر مرزا جہلمی کا پوسٹ مارٹم کیا ہے اس کی نسلوں کو یاد رہے گا۔

امید واثق ہے کہ مفتی صاحب کے اس فتوی سے مرزا جی کے لیے تسلی کا سامان ہو گا۔ اور دعا بھی ہے اللہ تعالیٰ اِسے توبہ کی توفیق مرحمت فرما کر راہِ ہدایت نصیب کرے، اور مفتی صاحب کے قلم میں مزید ترقیاں عطا فرمائے اور اِن کے لیے دین متین کی خدمت کرنا ارزاں فرمائے۔ آمین ثم آمین یارب العالمین

الجواب صحیح والمجیب نجیح

ابو الحسان مفتی اخلاق احمد قادری کامروی عفی عنہ (کامرہ اٹک)

29 جمادی الاولی 1444 / 24 دسمبر 2022

تصدیق وتاثرات

ماہر علومِ عقلیہ ونقلیہ اُستاد العلماء والفقہاء شیخ الحدیث والتفسیر

حضرت علامہ مولانا **مفتی حامد رضا** قادری مصطفائی دامت برکاتھم العالیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عزیزی واخی فی اللہ مولانا مفتی سید مشاہد حسین شاہ کاظمی صاحب کو مولا کریم سلامت باکرامت رکھے۔ جو مرزا انجینئر جیسے فتنے کا تقریراً و تحریراً رد فرمارہے ہیں۔

مرزا جہلمی کی صورت میں تلبیسِ ابلیس کی جو نمائندگی ہورہی تھی اُس کا قلع قمع کرنے کو قدرت نے قبلہ موصوف مفتی مشاہد حسین صاحب کو بھی منتخب فرمایا ہے۔ دعا ہے مولا کریم ان کی دستِ غیب سے مدد بھی فرمائے۔

پیشِ نظر تحقیقی فتوی میں قبلہ شاہ صاحب نے اعلی حضرت، امام اہلسنت مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں علیہ الرحمہ کے ملفوظاتِ شریفہ کی عبارت پر ہاتھ صاف کرنے کی جہلمی مردود کی ایک ناکام کوشش کا خوب تعاقب فرمایا ہے۔

چاند پر خاک اڑا کر سستی شہرت کا حصول، عوام الناس کو گمراہ کرنے کی ناپاک سعی اور دھوکا دہی مرزا کی پرانی عادت ہے۔ اس کے علاوہ اس نالائق واحمق کے پاس ہے بھی کچھ نہیں۔

مرزا کی فریب کاریوں اور گمراہ کن باتوں کا ردّ وابطال اور عوام الناس کے دین وایمان کی حفاظت کا فریضہ قادرِ مطلق جل وعلا کے فضل وکرم سے علمائے اہلسنت بخوبی سرانجام دے رہے ہیں۔

پیش نظر فتوی میں بھی دراصل مرزا کے دجل وفریب کا ہی پردہ چاک کیا گیا ہے۔اعلی حضرت کی ایک عبارت پر کیے گئے مرزا کے اعتراض کو تین شقوں میں تقسیم کر کے ہر شق کا تفصیلی جواب دیا گیا ہے۔

جہلمی کے اعتراض کی پہلی شق پر (کہ اعلی حضرت نے یہ بات کیسے کہہ دی) درجن سے زائد کتابوں کے حوالے سے یہ ثابت کرنا کہ اعلی حضرت کی بیان کردہ بات کن کن مصادر میں موجود ہے یقینا مفتی صاحب کی تحقیقی صلاحیتوں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

حکم نہ چلنے اور نہ ماننے کا فرق بیان کرتے ہوئے مرزا کی دروغ گوئی اور فریب کاری کا پردہ بھی خوب چاک کیا ہے۔

کسی مسلمان کی طرف کفر کا ناجائز انتساب بجائے خود کفر ہے۔اس مسئلہ پر بھی مفتی صاحب نے مدلل گفتگو فرمائی ہے۔

اللہ کریم سے دعا ہے اس کو قبول عام نصیب فرمائے اور مولانا موصوف مدظلہ العالی کے لیے ذخیرہ آخرت بنائے۔

ابو الایمن مفتی محمد حامد رضا مصطفائی عفی عنہ (آف لاہور)

04 جمادی الاخری 1444 / 28 دسمبر 2022

تصدیق وتاثرات

محققِ اہلسنت، جامع المعقول والمنقول، مفتی اہلسنت

حضرت علامہ مولانا **ابوکلیم مفتی محمد نعیم** قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ، ونصلی ونسلم علٰی رسولہ الکریم امابعد

اللہ تبارک وتعالی بعض ناخلف لوگوں کی مذموم روش کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: ''وَ اِذَا قِیۡلَ لَهُمۡ اٰمِنُوۡا كَمَاۤ اٰمَنَ النَّاسُ'' اور جب اُن سے کہا جائے کہ تم اُسی طرح ایمان لاؤ جیسے اور لوگ ایمان لائے۔ تو وہ بر بنائے خبثِ باطن اُن ہستیوں کی بے ادبی کرتے ہوئے کہنے لگے ''اَنُؤۡمِنُ كَمَاۤ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ'' کیا ہم بیوقوفوں کی طرح ایمان لائیں؟ آج بھی کچھ خود ساختہ علمی وکتابی اِنہی مذموم لوگوں کی روشِ ملعون پر چلتے ہوئے بزرگانِ دین پر کیچڑ اچھالتے ہوئے یہ کہتے دکھائی دیتے ہیں کہ پچھلوں کو کیا پتا تھا؟ اِنہوں نے یہ بات کیسے کہہ دی؟ اِن کو کیا علم تھا؟ ان کے پاس تو آج کی ٹیکنالوجی ہی نہیں تھی وغیرہ وغیرہ..... تو ربِ قہار ایسے بے باکوں وبدلگاموں کو شیشہ دکھاتے ہوئے زجراً اور اپنے مقرب وپیارے بندوں کے دفاع میں ارشاد فرماتا ہے: '' اَلَاۤ اِنَّهُمۡ هُمُ السُّفَهَآءُ وَ لٰكِنۡ لَّا يَعۡلَمُوۡنَ'' خبردار سن لو!!! بیشک یہی لوگ نرے بیوقوف ہیں، مگر یہ جانتے نہیں۔

بعد از تمہیدِ مختصر فقیر جنابِ قبلہ ماہر علومِ عقلیہ ونقلیہ وروحانیہ ابوالمناظر **مفتی سید مشاہد حسین شاہ** کاظمی مشہدی موسوی دامت برکاتہ العالیہ کا شکر گزار ہے کہ جناب والا نے اپنا فرضِ منصبی ادا کرتے

کرتے ہوئے انتہائی احسن انداز میں عقلی و نقلی دلائل سے مزین فتوی بنام ''قہر علام بر مرزا جہلمی بے لگام'' تحریر فرمایا۔

یہ فتوی جہاں مفتی صاحب کے تبحر علمی اور وسعت نظری کا نقارہ بجاتا ہوا نظر آتا ہے وہیں مفتی صاحب کے طرزِ استدلال کے دلکش و دلرُبا محاسن و لطائف کو بھی ببانگِ دہل بیان کر رہا ہے۔

مفتی صاحب نے اس دور کے مشہور زمانہ بدزبان، بدکلام، بے لگام، بے مرام، بڑی بے باکی سے انبیائے کرام، صحابہ کرام، اولیائے کرام علیہم الرحمۃ والرضوان کی شان میں بے ادبی کرنے والے بدکلام، جہلمی چھوکرے انجینئر محمد علی مرزا کی جہالت کے تارِ عنکبوت کو قرآن و سنت کی براہین قاطعہ، قاہرہ، باہرہ اور دلائل کافیہ، وافیہ، شافیہ کے ذریعے ہباءً منثورا کر کے اِس کی چالاکیوں بے باکیوں کو عوام الناس کے سامنے امس و شمس کی طرح نہ صرف سوشل میڈیا پر بذریعہ ویڈیو بلکہ تحریری میدان میں بذریعہ تحریر بھی ایسا ظاہر کیا کہ معاند کو بھی جائے انکار و فرار نہیں چہ جائیکہ حقیقت و انصاف پسند حضرات اپنے شعارِ انصاف سے روگردانی فرمائیں۔

مفتی صاحب نے ایمان لیوا خاروں کو حق کے پھول سمجھنے والے بیچاروں، مرزا جہلمی کے چنگل میں پھنسے بھولے بھالے مسلمانوں کو راہِ راست دکھا کر اتمام حجت فرمادی۔

فتنوں کے اِس دور میں اِس رذیل و خبیث باطل طاقتوں سے مستفیض و مستفید فتنہ کی سرکوبی کے لئے اللہ پاک نے قبلہ مفتی صاحب کو منتخب فرما کر اُمت مسلمہ پر احسان فرمایا۔

اللہ پاک مفتی صاحب کی اس عظیم کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرما کر دین و دنیا میں جزاء جزیل عطا فرمائے۔ان کو ہر طرح کے شر اور فتنوں سے محفوظ فرما کر مزید ترقیاں عطا فرمائے۔

ابو کلیم مفتی محمد نعیم قادری رضوی ضیائی عفی عنہ (آف بہاولنگر)

07 جمادی الآخر 1444 / 01 جنوری 2023

تصدیق وتاثرات

مناظرِ اہلسنت اُستاد العلماء سید السادات

حضرت علامہ مولانا **سید ذوالفقار حیسن** شاہ گیلانی رضوی دامت برکاتھم العالیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ و آلہ وسلم طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و واضع العلم عند غیر اھلہ کمقلد الخنازیر الجواھر و اللولؤ و الذھب (حکم الحدیث الصحیح دون قولہ وواضع العلم...الخ)" ترجمہ: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علم طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور علم کو نااہلوں کے سامنے رکھنے والا ایسے جیسے خنزیروں کو جواہرات، موتیوں اور سونے کا پار پہنانے والا۔

مذکورہ حدیث پاک سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ مرزا انجینئر صاحب سیدی اعلیٰ حضرت کے کلام اور آپ کے فکری مقام سے دور کا بھی رشتہ نہیں رکھتے، چونکہ سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کا علمی مقام نہایت بلند و بالا ہے اس لیے ہر کس و ناکس اس پر لب کشائی نہیں کر سکتا ورنہ وہ ہی نقصانات ہوتے ہیں جو نیم حکیم اور نیم ملا کے ثمرات ہوتے ہیں۔

اس وقت سوشل میڈیا پر ایک عجیب محاذ آرائی ہے اور ہماری نسلِ نو کے ایمان کا فیصلہ گویا کہ سوشل میڈیا کے ہاتھ میں ہے، مرزا انجینئر ہو یا اس کے قبیلے کے دیگر واعظین نسلِ نو کے ایمان پر ہاتھ صاف کرنے میں صبح و مساء بر سرِ پیکار ہیں۔ اور ہماری نسلِ نو بھی ان کے دام فریب میں مبتلا ہے۔

اللہ تعالی عمرِ خضری عطا فرمائے اور استقامت عطا فرمائے ابو المناظر مفتی پیر سید مشاھد حسین شاہ کاظمی صاحب کو کہ جنہوں نے تقریری و تحریری میدان میں مرزا کی کم علمی اور فریب کو بے نقاب کرنے کا ذمہ اٹھا رکھا ہے۔

قبلہ شاہ صاحب پر عزم اور انقلابی سرگرمیوں کے حامل ہیں، اور یہ انکی انقلابی سوچ ہی کا نتیجہ ہے کہ اتنا مضبوط و مربوط فتویٰ صادر فرمایا۔

شاہ صاحب نے اس فتویٰ کے صفحہ نمبر 11 پر جو قرآن پاک سے مرزا انجینئر کی گرفت فرمائی ہے اس کا جواب مرزا صاحب اور ان کے Blind Follower's کبھی بھی نہیں دے سکتے، اسی طرح 13 کتب سے سیدی اعلیٰ حضرت کے ملفوظ کی تائید میں حوالے دیئے ہیں یہ شاہ صاحب کے مطالعہ کی وسعت اور مرزا صاحب کی کم علمی کی بین دلیل ہے اور یہ بات بھی بالکل واضح ہو جاری ہے کہ کتب مرزا صاحب کے سامنے رکھی ہوتی ہیں ان کا مطالعہ کرنے کی بھی مرزا صاحب کو توفیق نہیں مل سکی، نیز صفحہ نمبر 10 پر بر سبیلِ تسلیم کے عنوان سے جو کاری ضرب لگائی ہے اس کے بارے میں یہ ہی کہا جا سکتا ہے،

وہ رضا کے نیزے کی مار ہے کہ عدو کے سینے میں غار ہے

کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار وار سے پار ہے

صفحہ نمبر 13 تا 17 تک دیگر مخلوقات میں مادۂ معصیت کے وجود پر بھی احادیث کی روشنی میں خوب خامہ فرسائی کی ہے۔

التماس: آخر میں فقیر گیلانی رضوی اربابِ اقتدار سے گزارش کرتا ہے کہ مرزا صاحب کو لگام دی جائے اس طرح کہ جاہل لوگوں کا وعظ کرنا حرام ہو اور مرزا صاحب کو لگام دینے کیلئے قبلہ شاہ صاحب اور ان کے ہم نوا علماء کی خدمات حاصل کرتے ہوئے مرزا کو شاہ صاحب کے سامنے بٹھایا جائے خود ہی حقیقت واضح ہو جائیگی کہ مرزا صاحب کا علمی مقام کیا ہے؟ نیز شاہ صاحب نے جو قانونی چارہ جوئی کی جانب توجہ دلائی ہے اسے بروئے کار لایا جائے۔

فقط غبارِ راہِ درِ بتول رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ابوتراب سید ذوالفقار حسین شاہ گیلانی رضوی عفی عنہ (آف کراچی)

27 جمادالاول 1444 / 21 دسمبر 2022

تصدیق وتاثرات

مناظرِ اہلسنت سید السادات، فخرِ السادات

حضرت علامہ مولانا **سید مزمل عمر** کاظمی مشہدی موسوی قادری دامت برکاتہم العالیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین و الصلوۃ و السلام علی سید العالمین و علی آلہ و صحبہ اجمعین اما بعد

اے کاش لوگ اس بات کو سمجھیں کہ ہر کوئی داڑھی عمامے والا، روانی سے بولنے والا، لچھے دار گفتگو کرنے والا عالم دین نہیں ہوتا۔ پھر صرف علم دین ہی کافی نہیں صحیح العقیدہ ہونا بھی بڑی اہم اور بنیادی شرط ہے۔

ہر دور میں حزب الشیطان مختلف روپ میں سچے مسلمانوں (اہل سنت) کو بہکانے کے لیے کوشش جاری رکھے ہوئے ہے۔ اللہ کریم نے سورۃ الناس میں ہمیں واضح تعلیم دی ہے کہ دلوں میں وساوس ڈالنے والے خناسوں سے اللہ کی پناہ مانگتے رہو۔

مرزا جہلمی بھی اسی حزب الشیطان خناسوں میں سے ایک خناس ہے جو پرلے درجے کا جاہل بد تمیز منہ پھٹ گستاخ ہے۔ جس کی زُبان کے بے رحم تیروں سے امام الانبیاء صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بھی محفوظ نہ رہے، آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بھی اپنی طرف سے چھوکرا کہہ دیا (نعوذباللہ من ذلک)۔ جو کہ صریح گستاخ اور کفر ہے جس پر ابھی تک اِس بدبخت کو توبہ کی توفیق نہیں ہوئی۔

اس شیطان کے چیلے کا مشن ہی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے انعام یافتہ صالحین بندوں کے راستے (جن کے راستے کو اللہ کریم نے صراط مستقیم فرمایا ہے) سے بہکا کر اپنے گروہِ ابلیس کے ساتھ دوزخ میں لے

جائے۔ یہ بدبخت دن رات دوزخ کو بھرنے کی کوشش میں رہتا ہے۔

اس وجہ سے اس بے دین زندیق جاہل گستاخِ اعظم کا سارا زور اسی پر ہے کہ جس طرح بھی ہو صالحین پر الزام بازی کر کے انہیں نعوذ باللہ جاہل و بے دین ثابت کر کے عوام کو ان سے متنفر کر کے اپنے پیچھے لگا کر جہنم رسید کیا جائے۔ اور یہ اس مشن میں کافی لمبے عرصے سے سر گرمِ عمل ہے۔

اسی مقصد کے پیشِ نظر اِس ملعون نے امام اہل سنّت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ پر بھی بے جا جاہلانہ بے وقوفانہ اعتراض کر دیا۔

جس سے امام اہل سنت کی شان و شوکت میں تو کوئی فرق نہیں پڑا، لیکن اسکی اپنی جہالت ضرور ثابت ہوئی ہے بلکہ امام اہلسنت پر کفر کے فتوے کی کوشش میں حدیث رسول کے مطابق خود اس پر کفر کا فتویٰ عائد ہوتا ہے۔ کہ جو کسی مومن کو کافر کہے وہ خود کافر ہو جاتا ہے۔

ہم شکر گزار ہیں مفتی سید مشاہد حسین کاظمی شاہ صاحب کے جنہوں نے خون مولا علی کرم اللہ وجھہ الکریم کی تاثیر کا جلوہ دیکھاتے ہوئے مرزا جہلمی اور اِس جیسے بے دین شیطانی چیلوں (جو دن رات اُمت مسلمہ کو دوزخی بنانے کی قسم اٹھائے ہوئے ہیں) کا علمی تلوار سے قلعہ قمع کرنے اور عوام کے سامنے ان کی جہالت و بے دینی ظاہر کرنے کو میدان جہاد میں چھلانگ لگا دی۔ آپ تقریر و تحریر دونوں محاذ پر زبردست کام کر رہے ہیں۔ اس فتویٰ میں بھی شاہ صاحب نے بابِ مدینۃ العلم کا بیٹا ہونے کا حق ادا کیا اور دلائل کا انبار لگا دیا۔ اللہ کریم اس فتویٰ کو مرزے کے پیروکاروں کے لیے ہدایت کا ذریعہ بنائے۔

کاظمی شاہ صاحب اس کوشش میں ہیں کہ پاکستانی قانون کے ذریعے سے مرزا جہلمی کا جنازہ نکالا جائے اس کے لیے تمام مسلمانوں کو شاہ صاحب کا ساتھ دینا چاہیے کہ یہ انکا ذاتی کام نہیں بلکہ مسلمان نسلوں کے ایمان کا مسئلہ ہے۔ مگر کیا کیا جائے اس ملک میں بے دین گستاخ لوگوں کو کھلی چھٹی ہے۔

دعا: اللہ کریم ہر مسلمان کو بالخصوص پاکستانی قانونی اداروں کو اپنا فرض ادا کرنے کی سوچ و توفیق عطا فرمائے۔ حضرت علامہ مولانا پیر سید مفتی مشاہد حسین شاہ کاظمی دامت برکاتہ العالیہ کو استقامت و سلامتی عطا فرمائے۔

سید مزمل عمر کاظمی قادری عفی عنہ (آف گجرات)

09 صفر المظفر 1444 / 06 ستمبر 2022

نوٹ:

مفتی صاحب کے یوٹیوب چینل بنام(Mufti Mushahid hussain) پر مذکورہ تھمب نل کے ساتھ اِسی موضوع پر دو پارٹس میں ویڈیو بھی موجود ہے، اُس کو خود بھی سنیں اور دوسروں کو شیئر بھی کریں۔ شکریہ

(از مجلس المشاھدات سینٹر)